من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

فقہائے گجرات
اور اُن کی فقہی خدمات

مرتب:

عبدالقیوم راجکوٹی

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل سملک، گجرات انڈیا

تفصیلات

اسم کتاب:......................................فقہائے گجرات اور ان کی فقہی خدمات

مرتب:............مفتی عبدالقیوم راجکوٹی (معین مفتی دارالافتاء جامعہ ڈابھیل)

طباعت:............ بہ موقع فقہی سمینار ہانسوٹ ضلع بھروچ ۱۲ تا ۱۵ فروری ۲۰۱۰ء

اجمالی فہرست

☆☆☆

اللہ تعالی نے جن کو تفقہ عطا کیا انہوں نے ہر عہد میں امت کی رہنمائی کی اور بدلتے ہوئے حالات میں انفرادی اور اجتماعی امور میں واضح ہدایات پیش کیں۔ پندرہ سو سال کی اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ فقہاء نے ہر دور میں اپنا خون جگر جلا کر اور قرآن وسنت کے بحر معانی میں ڈوب کر مسائل کا حل پیش کیا اور اصول وقواعد فقہیہ مرتب کیے، نیز احکام کے استنباط میں پوری زندگی قربان کردی، اللہ کے ان بندوں کا پیش کردہ عظیم فقہی وعلمی سرمایہ امت کا بیش قیمت اور قابل فخر سرمایہ ہے۔ (قاضی مجاہد الاسلام رحمۃ اللہ علیہ)

(فتاوی قاضی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

از مرتب: عبدالقیوم راجکوٹی

یہ جو کہا گیا ہے: ”تھیج صغیرات الامور کبیرھا“ بالکل صحیح ہے۔

رابطۂ ادب اسلامی جمبوسر، گجرات بمناسبت سہ روزہ مذاکرۂ علمی میں ۶ تا ۸/صفر المظفر ۱۴۳۱ھ کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، جس کی شروع کی تین نشستوں میں پڑھے گئے بعض مقالوں کے اہم اقتباسات سنے، اندازہ ہوا کہ مقالہ نگار حضرات نے گجرات کے مفسرین، محدثین اور صوفیاء کی علمی و ادبی خدمات کو اپنے اپنے انداز میں اجاگر فرمایا۔ گجرات کے فقہاء کی علمی خدمات پر مستقل کوئی مقالہ ان نشستوں میں نہیں سنا، اپنے اس قلبی احساس کو رقعہ میں لکھ کر صدر مجلس کی خدمت میں پیش کیا، جس کا خلاصہ یہ تھا کہ: ”گجرات کے فقہائے کرام کی علمی و ادبی خدمات پر اب تک کسی نے مقالہ پیش نہیں کیا، صدر صاحب سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس احساس کو حاضرین کی خدمت میں پیش فرما کر ممنون فرمائیں، تاکہ سامعین اہل علم کی توجہ اس تشنہ گوشہ کی طرف بھی ہو جائے“۔

صدر صاحب نے احقر کا احساس ظاہر کرتے ہوئے مجھ ہی کو مکلّف بنایا کہ تو ہی لکھ دے۔ اسی حکم کی تعمیل میں اپنے مقام پر آ کر گجراتی فقہاء کی علمی خدمات کے مظان کی طرف رجوع کیا، بالخصوص حضرت مولانا عبدالحی حسنی ندویؒ (م ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء) کی کتاب ”نزہۃ الخواطر“ کا مطالعہ کیا، تو متعدد شہروں کی

طرف منسوب کئی گجراتی فقہاء نظر سے گزرے، ان کے صحیح حالات اور واقعات زندگی، ان کی علمی ودینی خدمات اور تصنیفی کارنامے دنیا کے سامنے کرنا، جن میں نئی نسل اوراہل ذوق کے لیے استفادہ ورہنمائی اورادبی شہ پاروں کا وافر سامان ہے، یہ کام تو کسی دیدہ ور، وسیع النظر اورکہنہ مشق مصنف کا ہے، یہ راقم اس کا اہل نہیں۔

اس تحریر کے ذریعہ سرِ دست گجراتی فقہاء کی تعارفی فہرست پیش کرنا مقصود ہے۔جن لوگوں کی رسائی ''نزہۃ الخواطر'' تک نہیں اور نہ ان کے مشاغل ایسی ضخیم کتاب کی ورق گردانی کی اجازت دیتے ہیں، ایسے حضرات کم ازکم اس تحریر سے حضرات فقہاء کے اسمائے گرامی اوران کی فقہی تصانیف سے واقفیت حاصل کرلیں، شاید یہ واقفیت ان کے لیے کسی علمی وتصنیفی امر کے لیے پیش خیمہ ثابت ہو۔وما ذلك على الله بعزيز.

واضح رہے کہ اس تحریر میں صرف مرحومین فقہاء اوران کی فقہی تصانیف کی نشان دہی کی گئی ہے، موجودہ فقہاء اوران کی فقہی خدمات کا ذکرنہیں کیا ہے۔

اس مختصر تحریر میں فقہاء اوران کی فقہی تصانیف کا تذکرہ ہے، اس سے نمایاں طور پر واضح ہوتا ہے کہ علمائے گجرات نے علوم قرآن وحدیث وتصوف کی طرح فن فقہ میں بھی اپنے نقوش وآثار ثبت کیے، ان کی بعض مصنفات گجرات و بیرون گجرات میں مخطوطات کی شکل میں محفوظ ہیں۔

علمائے اسلام اوراکابر فقہاء کی یادگار کتابوں کے وہ قلمی نقوش ان لائبریریوں اوراکاڈمیوں سے نکال کر منصۂ شہود پر لانا وقت کا اہم تقاضہ اورفریضہ ہے۔

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے یورپ کے کتب خانوں میں بزرگان امت کی ان یادگاروں کو دیکھ کر اپنے تأثرات کو ذیل کے تحسّر بھرے اور درد انگیز الفاظ میں نظم کیا ہے:

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

اللہ تعالیٰ اس تحریر کو قبول فرمائے، اور دارالافتاء کے جن طلباء نے اس کی تیاری میں تعاون فرمایا ہے انھیں مزید خدمات علمیہ ودینیہ کے لیے موفق فرمائے۔ آمین

فقط واللہ الموفق. ربّنا تقبّل منّا انّك انت السميع العليم بحرمة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم.

احقر: عبدالقیوم راجکوٹی

معین مفتی دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، سملک

۱۵/صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گجرات کے فقہاء وقضاۃ تاریخ کے تناظر میں

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم:

حضور اکرم ﷺ کے وصال کے چار سال بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے وارد ہند ہونے کا ثبوت تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے، یہ حضرات صحابہؓ جہاد کی غرض سے ہندوستان آئے، تھانہ اور بھروچ کی بندرگاہوں کو فتح کیا، دارالخلافہ سے ان علاقوں کے عمال وولاۃ کا تقرر رہوا، ان میں بہت سے والی حضرات خود قضاء وافتاء کا کام بھی انجام دیا کرتے تھے۔ راقم کو اپنی ناقص جستجو میں اس عہد زریں میں کسی قاضی یا صاحب فتوی بزرگ کا پتہ نام کی تعیین کے ساتھ معلوم نہ ہوسکا، تاہم اتنی بات تو یقینی ہے کہ ان معرکوں میں شریک ہونے والے حضرات نے گجرات میں رہتے ہوئے احادیث مبارکہ کا مذاکرہ ضرور کیا ہوگا، کیوں کہ ان حضرات کا ہر قول وعمل سنت رسول ﷺ کی روشنی میں ہوا کرتا تھا۔

اسی امر کی طرف مشہور مؤرخ قاضی اطہر مبارکپوریؒ کی یہ عبارت مشیر ہے:

وهکذافی ایام عمر بن الخطابؓ الی خاتمة الدولة الامویة کانت تکون جماعة من رواة الاحادیث والاٰثارفی الغزوات والولایات وانهم وان لم یحدثوهافی الهند فی هذاالوقت علی طریق الروایة فمن الطبیعی ان یحدثوهافیمابینهم علی طریق المذاکرة کماهو دأب الصحابة والتابعین. (العقدالثمین فی فتوح الهندومن وردفیهامن الصحابة والتابعین، ۲۸۲)(اودھ میں افتاء کے مراکز ص:۸۰)

۱۵۹ھ میں خلیفۃ المہدی باللہ عباسی کے دورخلافت میں عبدالملک شہاب مسمعیؒ بڑی جماعت کے ساتھ باربد (اب بھاڑبھوت جوشہر بھروچ سے کچھ فاصلہ پرواقع ہے) آئے وہاں قیام کاارادہ بھی کیا،لیکن ایک مہلک وبا پھیل جانے کے نتیجہ میں ایک ہزار کےقریب افراد انتقال کرگئے،ان سب کی قبریں بھاڑبھوت میں ہیں،جن میں ابوبکرابن صبیح السعدی البصریؒ بھی تھے جن کوتابعی ہونے کا شرف حاصل تھا۔

فاضل چلپیؒ صاحب کشف الظنون کی رائے میں مسلمانوں میں یہ پہلا شخص ہے جس نے کتاب تصنیف کی ہے۔ھواول من صنف فی الاسلام (گجرات کے علمائے حدیث وتفسیر:ص:۲)،(یادایام:ص:۴۶)

علامہ بلاذریؒ نے''حضرت ابوبکرابن صبیحؒ''کوفقہائے محدثین میں شمارکیا ہےاور''فتوح البلدان''میں ایک جگہ آپ کو''الفقیہ''کےلقب سے یادکیا ہے۔ (اسلامی ہندکی عظمت رفتہ:ص:۱۳۸)

یوں کہنا بیجانہ ہوگا کہ ہندوستان کی سرزمین میں سب سے پہلے گجرات کی سرزمین کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کےآغوش محبت میں اسلام کا سب سے پہلا مصنف مدفون ہے جوبقول علامہ بلاذری فقیہ بھی ہے۔

محمدابن قاسمؒ نے ہندوستان میں فاتحانہ قدم رکھا تو جگہ جگہ مسلمانوں کو بسایا،قاضیوں کاتقررکیا،مگرساتھ ساتھ مقامی ہندوؤں اوربدھسٹوں کووہ تمام مراعات دیں جواہل کتاب یہودونصاری کوشریعت اسلامیہ میں حاصل تھیں،حتی کہ بعض

علاقوں میں ہندوراجاؤں نے اپنے علاقوں میں مسلمان قضاۃ اورحکام مقرر کیے،
یہ ان راجاؤں کی وسعت ظرفی اور مذہبی رواداری کی بات ہے۔

قاضی اطہر مبارکپوریؒ رقمطراز ہیں: یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ خالص غیر اسلامی ماحول اور غیر مسلم حکومت میں اسلامی احکام وقوانین کا نفاذ ہوتا تھا اور راجوں مہاراجوں نے اپنی طرف سے مسلمان حاکم اور قاضی مقرر کرر کھے تھے جو ان کے علاقہ کے مسلمانوں کے امورومعاملات اسلامی قانون کے مطابق حل کرتے تھے۔اسی عہد کو''ہنر مند''اور عہد یدار کو''ہنرمن'' کہتے تھے۔یہ اسلامی عدالت ہوتی تھی۔(اودھ میں افتاء کے مراکز،ص:۸۱)

چنانچہ''عجائب الہند''میں بزرگ بن شہر یارلکھتا ہے کہ چیمور (گجرات) میں عباس ابن ماہان، راجہ کی طرف سے مسلمانوں کے ہنرمن یعنی قاضی تھے اور شہر کے مسلمانوں کے معاملات انہی کے پاس جاتے اوروہ اسلامی احکام وقوانین کی روسے ان کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔(ایضاً ۸۲)

آٹھویں صدی ہجری میں مسلمانوں کا اقتدارقائم ہونے کے فوراًبعد جس سرعت سے علوم دینیہ کی ترقی وترویج عمل میں آئی،اس کا ایک اہم سبب سلاطین اورامرائے گجرات کی علم دوستی ہے،شاہان گجرات نے اپنی ڈیڑھ دوسوسالہ زمانۂ فرماں روائی میں جس قدرعلوم وفنون کی سرپرستی کی ہے، دہلی کی ۶۰۰ سالہ تاریخ اس کی نظیرنہیں پیش کرسکتی، یہ صرف ان کی قدردانی اورحوصلہ افزائی کا نتیجہ تھا کہ گجرات کے چند بڑے شہر مثلاً احمدآباد، پٹن، بھروچ اورسورت تو ملک حجاز کا حصہ

معلوم ہونے لگے تھے۔شیراز ویمن اور دیگر ممالک اسلامیہ کے چیدہ وبرگزیدہ علماء نے گجرات میں آکر بودوباش اختیار فرمائی جن کے فیوض سے چند دنوں میں گجرات مالا مال ہوگیااور خود گجرات میں اس پایہ کے علماء پیدا ہوئے جن کے فیوض علم کی آبیاری سے اب تک ہندوستان کی درسگاہیں سیراب ہورہی ہیں۔(یاد ایام بحوالۂ مؤمن قوم۴۲)

علماء گجرات میں محدثین،مفسرین ومتصوفین کے حالات اوران کی تصانیف کا تذکرہ بار بار سنااوران کی بعض تصانیف کی اشاعت ہندوبیرون ہند میں ہوئی،لیکن گجرات کے فقہاء اورقضاۃ کا تذکرہ بہت کم سننے میں آیا،حالانکہ فقہاء گجرات اورقضاۃ کی ایک طویل فہرست ہے،ان کی سوانح اورحالات زندگی لکھے جائیں تو کئی دفتر درکار ہوں گے،ان کی فقہی خدمات اورفتاویٰ سے طویل عرصہ تک ایک عالم مستفید ہوا،ان کی تصانیف قلمی نسخوں کی صورت میں کتب خانوں کی زینت بنی ہوئی ہیں،بعض تصانیف تو اہم اورفن فقہ کے جوہر کی حیثیت کی حامل ہیں،مگرافسوس!کہ ہم گجراتی ان فقہاء کے نام اوران کی فقہی کتابوں سے ناواقف ہیں،عوام تو عوام خواص کے حلقوں میں بھی ان سے ناواقفیت پائی جاتی ہے،لہذا اس مقالہ میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ہم اپنے گجراتی فقہاء کے شروع سے اب تک کے اسماء،مناصب اوران کی فقہی خدمات کا نزدیک سے جائزہ لیں اور ان فقہاء کی فراموش شدہ دولت علمی سے واقف ہوکر فائدہ اٹھائیں تا کہ گجرات میں علم فقہ میں جو کچھ پیش رفت ہوئی ہے اس کا خاکہ ہمارے سامنے آئے۔

اس مقالہ میں گجرات کے فقہاء، مفتیان اور قضاۃ کے اسماء اوران کی جائے خدمت کی نشاندہی کی گئی ہے، ان کے احوال زندگی سے تعرض نہیں کیا، جن کو ان کے احوال وسوانحی خاکوں سے واقفیت حاصل کرنا مطلوب ہو وہ مأخذ کی طرف مراجعت کرلیں، البتہ ان فقہاء نے فن فقہ میں کوئی کتاب تصنیف کی ہو یا کسی فقہی کتاب کی شرح تحریر فرمائی یا حاشیہ تحریر فرمایا ہو تو اس کی ضرور نشاندہی کی ہے، تاکہ تحقیق وجستجو کے بعد اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے کتابوں کی یہ نشاندہی مشعل راہ ثابت ہو۔

اسلامی حکومتوں میں جب تک اسلامی قانون جاری رہا اور اسلامی حکومتیں کسی نہ کسی حد تک دین کی ذمہ داری محسوس کرتی رہیں، اس وقت تک ایک طرف محکمۂ عدلیہ قضاء کا نظام جاری رہا اور دوسری طرف علماء امت کے ذریعہ ہر وقت افتاء کا کام ہوتا رہا، اسلامی حکومتیں دارالافتاء کی طرح دارالقضاء کی سرپرستی بھی کرتی رہیں، اسی وجہ سے فقہاء کی تصریح کے مطابق قاضی کے لیے علوم فقہ سے واقفیت ضروری اور شرط کے درجہ میں ہے، لہٰذا ہر قاضی کے لیے فقہ سے شناوری ضروری ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی کے لیے فتوی دینا اور قاضی بننا کب جائز ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: جب آدمی حدیث شریف اور قیاس سے پوری طرح واقف ہو جائے اور وہ امام اعظمؒ کے اقوال کو پوری طرح جانتا ہو اور وہ اس کو خوب محفوظ ہوں۔ (شرح عقود رسم المفتی: ص: ۱۳۰)

امام ابو یوسفؒ باوجود جلالت شان کے ہمیشہ سفر وحضر میں جامع صغیر

ساتھ رکھتے تھے اور علی رازیؒ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اس کتاب کو سمجھ لے وہ احناف میں فہیم ترین آدمی ہے۔اور احناف جب تک اس کتاب میں امتحان نہیں لیتے تھے کسی کو عہدۂ قضاء پر فائز نہیں کرتے تھے۔(شرح عقود رسم المفتی :ص:۹۶)

قاضی کے لیے فقہ سے واقفیت کی شرط کی بناء پر اس مقالہ میں گجرات کے قاضیوں کو فقہاء کی فہرست میں جگہ دی گئی ہے۔علمی اصطلاح میں کہا جا سکتا ہے کہ قاضی اور فقیہ میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر قاضی فقیہ ضرور ہوگا، لیکن فقیہ کے لیے ضروری نہیں کہ وہ عملاً قاضی بھی ہو۔

اس مقالہ کا سب سے بڑا مأخذ، قابل اعتماد تصنیف حضرت مولانا سید عبدالحی حسنیؒ (م.۱۳۴۱ھ) کی ''نزہۃ الخواطر'' ہے، جواب ''الإعلام بمن فی تاریخ الھند من الأعلام'' کے نام سے طبع ہوئی ہے،جس میں مصنفؒ نے ساڑھے چار ہزار سے زیادہ علماء، فضلاء، ملوک وامراء اور ہندوستان کی مشہور شخصیتوں کے حالات اوران کی خدمات دینیہ وعلمیہ محفوظ کردی ہیں، اس کتاب میں گجراتی علماء، فقہاء، محدثین، متصوفین اور ملوک وسلاطین وغیرہ کا ذکر ہے۔

علماء گجرات میں بکثرت ایسی شخصیتیں گذری ہیں جن کو متعدد علوم وفنون اور اصناف کمال میں دخل اور مشارکت رہی ہے، ان کے احوال زندگی اور خدمات دینیہ کے پیش نظر ان کی شخصیت جامع علوم وکمالات نظر آتی ہے۔

لیس علی اللہ بمستنکر	أن یجمع العالم في واحد

ایک ہی وقت میں ایک عالم فقیہ بھی تھا، محدث ومفسر بھی، اصولی اور متکلم

بھی، ماہر مدرس اور کامیاب مصنف بھی؛ لیکن اس جامعیت کے باوجود کوئی نہ کوئی ایک ذوق اس پر ایسا غالب رہا اور ایک فن اس کی علمی زندگی میں ایسی مرکزی حیثیت کا حامل رہا جو اس کے لیے اس کے زمانہ اور طبقہ میں اس کا مابہ الامتیاز بن گیا، اس میں اس کے معاصرین پر امتیاز سب کو تسلیم تھا۔

صاحب ''نزہۃ الخواطر'' نے جس شخصیت کا ترجمہ وتعارف تحریر فرمایا ہے اس کے خاص موضوع اور امتیازی امر کو ابتدائی تعارفی کلمات میں سمو دیا ہے، مثلاً ''فلان الفقیہ''... ''فلان المتکلم'' لکھا تو اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ ان کی شخصیت کا مابہ الامتیاز وصف اور فن جو ان کی علمی زندگی میں مرکزی حیثیت کا حامل رہا اور ان کی شخصیت کی معرفت کے لیے کلید کی حیثیت رکھتا ہے، یہی ہے۔ اسی خصوصیت کے پیش نظر راقم نے اپنی تحریر میں نزہۃ الخواطر سے صرف انہی گجراتی فقہاء کو شمار کیا ہے جن کے تراجم میں الفقیہ .....جیسے القاب لکھے گئے، کیونکہ یہ تحریر فقہاء گجرات کے موضوع سے متعلق ہے، دیگر خصوصیات وفن میں ماہرین علماء کو بیان کرنا اس کا موضوع نہیں۔ یہاں حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ کا ایک قیمتی ملفوظ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے ''نزہۃ الخواطر'' کی خصوصیت کے متعلق بیان فرمایا:

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ''حیات عبدالحی''میں رقمطراز ہیں:

حضرت الاستاذ مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ایک مرتبہ مجھ سے دریافت کیا کہ جانتے ہو کہ ابن خلکان کی کیا خصوصیت ہے جس کی وجہ سے اس کی ''وفیات

الاعیان'' کوعلماء نے ہرزمانہ میں حرز جان بنایاہے؟ راقم نے اپنے محدودعلم ومطالعہ کی بناء پر کچھ عرض کیا، فرمایا کہ ابن خلکان کی اصل خصوصیت یہ ہے کہ وہ جس کا ترجمہ لکھتاہے اس کے اصل موضوع اور امتیازی علم کاتعین ابتدائی تعارفی عبارت ہی میں کرادیتاہے، مثلاً ''فلان النحوی''، ''فلان الجدلی''، ''الفقیہ'' پھر جتنا غورومطالعہ کیاجائے اس کواس جگہ سے ہٹانا مشکل ہوجاتاہے، اس کے بعد فرمایاکہ ''یہی خصوصیت مولانا عبدالحی صاحبؒ کی نزہۃ الخواطر میں ہے''۔

(حیات عبدالحیؒ، ازحضرت مولانا سیدابوالحسن علی حسنی ندویؒ: ص:۳۰۳)

فقہاء گجرات کو ''نزہۃ الخواطر'' میں متعدد نسبتوں سے تعبیر کیا گیا ہے، الگجراتی، احمدآبادی، السورتی، البروجی، النہروالی، الفتنی۔

نہروالا کی مردم خیزسرزمین پر بڑے بڑے علماء، مشائخ اوراصحاب طریقت مقیم رہے ہیں۔ نہروالی اورفتنی ایک ہی جگہ سے نسبت ہے، نہروالا خطہ کوآج کل ''پٹن'' کہاجاتاہے۔

راقم الحروف نے جوعبارت جہاں سے لی ہے اس کاحوالہ لکھ دیاہے، البتہ عربی عبارت کاترجمہ طوالت کے خوف سے ترک کردیاہے۔ مقالہ کے قاری اہل علم ہوں گے، ان کوترجمہ کی ضرورت بھی نہیں۔

☆☆☆

ہر عہد اور ہر علاقہ میں محقق اور صاحب نظر علماء فریضۂ افتاء کو انجام دیتے رہے ہیں، اہل علم نے لکھا ہے کہ اس امت کے سب سے پہلے مفتی خود حضور اکرم ﷺ تھے؛ چنانچہ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

”واول من قام بهٰذاالمنصب الشريف سيدالمرسلين ﷺ“

(اعلام الموقعين ۱/۱۱)

☆☆☆

آٹھویں صدی کے فقہاء

(۱) شیخ حسین بن عمر عریضی ،غیاث پوری،چشتیؒ (م۷۹۸ھ۱۳۹۶ء)

دہلی سے آکر پٹن میں بس گئے تھے،فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کا حاشیہ تحریر فرمایا۔(نزہۃ الخواطر:۲/۳۳)

(۲) شیخ عثمان ابن داؤد ملتانی،چشتیؒ (م۷۳۶ھ ۱۳۳۵ء)

اپنے دور کے ہرفن کے ماہر عالم تھے،ہدایہ کے حافظ تھے۔

کان علیماً کبیراً بارعاً فی الفقه والاصول والتصوف وكان يحفظ الهداية فی الفقه. (نزہۃ الخواطر:۲/۷۳)

(۳) شیخ کمال الدینؒ (م۷۵۶ھ،۱۳۵۵ء)

آپ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلویؒ کے خلیفۂ اعظم اورآپ کے خواہر زادہ بھی تھے،آپ علوم حدیث،فقہ،اصول فقہ میں یگانۂ روزگار تھے۔ (مشائخ احمد آباد،۱/۹۶)

(۴) مولانا یعقوب پٹنیؒ (م۷۹۸ھ ۱۳۹۶ء)

بڑے صالح اورفقیہ تھے،حال ووجد والے بزرگ تھے،خراسان کے بادشاہوں کی نسل سے تھے،پٹن آکر بس گئے تھے اور پٹن ہی میں وفات پائی۔ (نزہۃ الخواطر۳/۱۷۴)

نوویں صدی کے فقہاء

(۱) قاضی اسماعیل اصفہانیؒ (م۸٦۵ھ ۱۴٦۱ء)

بچپن میں اپنے والد صاحب کے ساتھ اصفہان سے ہجرت کر کے گجرات آئے تھے، پہلے بھروچ کے قاضی رہے پھر سلطان محمود (ثانی) کے دور میں احمد آباد کے قاضی رہے، احمد آباد میں انتقال ہوا۔

احد العلماء المبرزين فی الفقه والاصول.(نزهة الخواطر،۳/ ۳۱)

(۲) شیخ تاج الدین نہروالیؒ (پٹنی)

پٹن میں شیخ حسام الدینؒ کے مقبرہ میں درس وتدریس میں مصروف رہتے تھے، ایک عالم آپ کے علوم سے مستفید ہوا۔

احد العلماء المبرزين فی الفقه و العربيه.(نزهة الخواطر ۳/ ٤٥)

(۳) قاضی حمادالدین گجراتیؒ

نہروالہ (پٹن) کے فقیہ اور قاضی القضاۃ تھے، حنفیہ کی مشہور کتاب ''الفتاوی الحمادیہ'' آپ ہی کے حکم سے مفتی رکن الدین ناگوریؒ نے تالیف فرمائی تھی (اس کتاب کا ذکر اسی مقالہ میں آگے آرہا ہے) کتاب کے شروع میں مصنفؒ نے قاضی حمادالدینؒ کی وقیع الفاظ میں تعریف کی ہے۔ (نزہۃ الخواطر ۳/ ۵۱)

(۴) شیخ حسین بن محمد بھروچیؒ

شیخ کمال الدین قزوینی بھروچیؒ کے مرید اور فقیہ تھے، بڑے بڑے علماء اور مشائخ آپ سے مستفید ہوئے۔

احد العلماء المبرزين فى الفقه و التصوف(نزهة الخواطر ۵۶/۳)

(۵) شیخ حسین بن محمد گجراتیؒ (م ۸۰۷ھ، ۱۴۰۴ء)

فقیہ تھے، گجرات کے مشہور مشائخ میں آپ کا شمار ہے۔ نوساری میں شیخ نصیر بن جمال نوساروی ؒ کی صحبت اختیار کر رکھی تھی، احمد آباد میں آپ کی قبر ہے۔

(۶) شیخ خوند میر پٹنیؒ (م ۸۷۴ھ، ۱۴۶۹ء)

فقیہ اور صاحب کشف و کرامات بزرگ ہیں، پٹن سے احمد آباد ہجرت کر کے آ گئے تھے۔ ويفيد. إلخ(نزهة الخواطر ۱۱۱/۳)

(۷) مفتی داؤد بن رکن الدین ناگوریؒ

آپ صاحب ''فتاویٰ حمادیہ'' کے صاحب زادہ ہیں، پٹن کے مفتی تھے، ''فتاویٰ حمادیہ'' کی تدوین میں آپ کا بھی حصہ ہے جیسا کہ کتاب کے دیباچہ میں ہے۔ (نزہۃ الخواطر، ۶۸/۳)

(۸) شیخ رضی الدین عثمان گنج علمؒ (م ۷۷۰ھ ۱۳۶۸ء)

علم و فضل میں غیر معمولی دست گاہ رکھتے تھے اور اسی بنا پر گنج علم کے لقب سے مشہور ہوئے، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے حضرت موصوف کے ایک فتوے کی تائید میں جو عبارت تحریر فرمائی ہے اس سے ان کی جلالت شان اور علمی منزلت کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت مخدوم نے لکھا ہے: اصاب فيما اجاب الاستاذ الاجل المرشد الكامل الاكمل شيخ الشيخ رضى الدين گنج (مشائخ احمد آباد)

(۹) مفتی رکن الدین ناگوریؒ

احد الفقهاء المبرزين في الفقه و الاصول كان مفتياً بمدينه نهروالا.

پٹن کے مفتی قاضی حماد الدین بن محمد اکرمؒ کے حکم سے آپ نے اور آپ کے صاحب زادہ داؤد نے ۲۰۴ کتب فقہ، اصول، حدیث اور تفسیر کی مدد سے ''فتاویٰ حمادیہ'' کی تصنیف فرمائی، فتاویٰ حمادیہ کی پہلی عبارت ہے: الحمدلله نور قلوب العارفين بنور التوحيد و الايمان. (نزہۃ الخواطر، ۱۷/۳)

پٹن کے مدرسہ کنز المرغوب میں فتاویٰ حمادیہ کی پہلی جلد کا ناقص نسخہ ہے، احمد آباد کے مشہور کتب خانہ ''پیر محمد شاہ'' میں اس کی کامل دو جلدیں محفوظ ہیں، نہایت ہی مستند فتاویٰ ہیں، سنا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری کے مؤلفین نے ''فتاویٰ حمادیہ'' سے استفادہ کیا ہے۔

(۱۰) شیخ سراج الدین بن علامہ کمال الدین دہلویؒ (م ۸۱۷ھ، ۱۴۱۴ء)

دہلی سے آکر پٹن کو اپنا وطن بنا لیا تھا، اپنے دور کے فقیہ تھے، پٹن میں مدفون ہیں۔

(۱۱) مولانا صدر جہاں گجراتیؒ

احد العلماء المبرزين في الفقه والاصول والكلام۔ (نزہۃ الخواطر ۸۹/۳)

(۱۲) شیخ صلاح الدین گجراتیؒ (م۸۹۵ھ ۱۴۹۰ء)

آپ کے والد نو مسلم تھے، شیخ احمد بن عبداللہ مغربیؒ کے ہاتھ پر اسلام لائے، اس وقت آپ بطن مادر میں تھے، بعد پیدائش شیخ احمدؒ نے ہی آپ کا نام صلاح الدین رکھا، حصول علم کے بعد بڑا درجہ پایا۔

الشیخ الصالح الفقیہ (الی قولہ)حتی بلغ رتبة الکمال فی العلم و المعرفة.(نزھة الخواطر،۳/۹۱)

(۱۳) شیخ عبداللطیف پٹنیؒ

بڑے عالم اور فقیہ تھے، ملتان سے آکر پٹن میں رہنا پسند کرلیا تھا، بڑے زاہد و متوکل تھے،آپ نے نو کتابیں تصنیف کی ہیں،ان کے نام معلوم نہیں۔(نزہۃ الخواطر۳/۹۴)

(۱۴) شیخ عبداللطیف گجراتیؒ (م۸۸۹ھ ۱۴۸۴ء)

آپ داور ملک سے مشہور تھے، بڑے نیک اور فقیہ تھے، بادشاہ محمود بن محمد آپ کا فدائی تھا، آپ کی بابرکت صحبت سے اس نے لایعنی امور سے اجتناب کر لیا تھا، آپ بڑے صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔(نزہۃ الخواطر،۳/۹۴)

(۱۵) شیخ عثمان حسینی گجراتیؒ (م۸۶۳ھ ۱۴۵۹ء)

شیخ صالح اور فقیہ تھے، سرزمین گجرات میں شہرت یافتہ مشائخ میں آپ کا شمار ہے،عثمان پور (احمدآباد) میں ایک مدرسہ بنایا تھا، سلطان محمود بن محمدؒ کی اکثر کتابیں اسی مدرسہ میں رہتی تھیں۔(نزہۃ الخواطر،۳/۹۹)

(۱۶) قاضی علم الدین شاطبیؒ (م۸۶۰ھ ۱۴۵۶ء)

شیخ صدرالدین حسینی بخاریؒ کے مرید تھے، گجرات میں علماء اور مشائخ کی بڑی جماعت آپ سے مستفید ومستفیض ہوئی۔

احد العلماء المبرزين في القراءة والتجويد والفقه والعربية.

(نزہۃ الخواطر ۳/۱۰۸)

(۱۷) قاضی عمادالدین گجراتیؒ (م۸۸۹ھ ۱۴۸۴ء)

بڑودہ کے قاضی تھے، سلطان محمود شاہ ثانی کے ایماء پر ایک جہاد میں شہید ہوئے۔ظهير الشرع السعيد الشهيد. (نزہۃ الخواطر، ۳/۱۱۰)

(۱۸) شیخ غوث الدین گجراتیؒ (م۸۹۵ھ ۱۴۹۰ء)

آپ بغداد سے تشریف لائے تھے اوراحمدآباد میں سکونت اختیار کرلی تھی، احمدآباد میں بہت بڑے مدرسہ کے بانی ہیں۔

كان عالما كبيرا محدثا فقيها زاهدا يدرس (نزہۃ الخواطر، ۳/۱۱۱)

(۱۹) قاضی کمال الدین ناگوریؒ (پٹنی)

مشائخ چشتیہ میں سے ہیں، گجرات میں بڑی مقبولیت تھی، جم غفیر آپ سے مستفید ہوا۔

العالم الفقيه.....احدالمشائخ الچشتية. (نزہۃ الخواطر ۳/۱۲۳)

(۲۰) شیخ محمد بن حسین پٹنیؒ

اصلاً سندھی تھے، صوفی تھے، سندھ میں اپنے والد صاحب سے علم حاصل کرکے گجرات آئے تھے، پٹن میں انتقال ہوا۔

كان ممن تفرد فى الفقه والحديث والتصوف.(نزهة الخواطر ۳/ ۱۳۵)

(۲۰) قاضی محمد اکرام گجراتیؒ

پٹن کے قاضی تھے، صاحب فتاویٰ حمادیہ نے کتاب کے شروع میں قاضی محمد اکرامؒ کا تعارف ان الفاظ میں کیا ہے:

الامام العالم ونعمان الثانى وناقد المعقول والمنقول.(نزهة الخواطر ۳/ ۱۵۷)

(۲۱) شیخ محمود بن عبداللہ بخاری ثم گجراتیؒ (م۸۸۰ھ ۱۴۷۵ء)

گجرات کے مشہور شیخ اور فقیہ تھے، کثیر تعداد میں لوگ آپ سے مستفید ہوئے۔(نزہۃ الخواطر ۳/۱۵۹)

(۲۲) شیخ مودود بن محمد گجراتیؒ (م۸۱۱ھ ۱۴۰۸ء)

صوفی، زاہد اور فقیہ تھے، پٹن میں رہتے تھے، کبار مشائخ چشتیہ میں شمار ہے۔(نزہۃ الخواطر ۳/۱۷۰)

دسویں صدی کے فقہاء

(۱) شیخ اللہ بخش گجراتیؒ (م ۹۷۰ھ ۱۵۶۲ء)

شیخ محمد غوث گوالیریؒ کے مرید تھے۔

احد العلماء المبرزين فى الفقه والاصول والعربية، درس وافاد زمانا. (نزہۃ الخواطر، ۳۹/۴)

(۲) شیخ بدرالدین گجراتیؒ (م ۹۴۹ھ ۱۵۴۲ء)

اپنے والد بزرگوار جلال الدینؒ سے علوم حاصل کئے، صاحب کشف وکرامات بزرگ وفقیہ تھے۔

كان عالماً فقيهاً صوفياً. (نزہۃ الخواطر، ۵۱/۴)

(۳) قاضی برہان الدین گجراتیؒ

اپنے دور کے مشہور عالم ہیں، آپ کے ذریعہ گجرات میں خوب علم کی اشاعت ہوئی۔

العالم، المحدث، الفقيه، القاضي برهان الدين النهر والى. (ایضا ۵۵/۴)

(۴) شیخ بہاءالدین گجراتیؒ (م ۹۱۲ھ ۱۵۰۶ء)

احمد آباد میں پیدا ہوئے، وہیں پرورش پائی، حضرت عمرؓ کی نسل سے تھے، صالح اور فقیہ تھے، برہان پور میں آپ کی خانقاہ تھی، وہیں انتقال ہوا۔ (ایضا ۶۲/۴)

(۵) شیخ پیر محمد گجراتیؒ (م ۹۹۹ھ ۱۵۹۱ء)

فقیہ تھے، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی اولاد میں سے ہیں۔ (ایضا ۶۶/۴)

(۶) شیخ جمال الدین بن محمود گجراتیؒ (م۹۰۴ھ ۱۴۹۸ء)

یکے از مشائخ چشتیہ،فقیہ تھے،گجرات میں پیدا ہوئے،احمد آباد کے کفار نے شہید کردیا تھا،بعض کتب کے مصنف بھی ہیں۔(نزہۃ الخواطر،۴/۷۷)

(۷) قاضی جگن گجراتیؒ (م تقریباً۹۲۰ھ ۱۵۱۴ء)

گجرات کے مشہور حنفی فقیہ ہیں،زندگی بھر علوم حاصل کرتے رہے،فقہ میں آپ کی مشہور کتاب ''خزانۃ الروایات'' ہے،مگر اس کتاب میں رطب و یابس کی آمیزش ہے،اس لیے بتصریح علماء اس کتاب کا شمار کتب غیر معتبرہ میں ہے۔ (نزہۃ الخواطر۴/۸۲)

(۸) شیخ حسن بن احمد گجراتیؒ (م۹۸۱ھ ۱۵۷۳ء)

احمد آباد مولد ہے،علامہ کمال الدین دہلویؒ کی اولاد میں ہیں۔

کان عالماً کبیراً بارعاً فی الفقہ والاصول والعربیة والتصوف والتفسیر ولہ مصنفات عدیدة. (نزہۃ الخواطر،۴/۸۷)

(۹) شیخ سعید حبشیؒ (م۹۹۱ھ ۱۵۸۳ء)

متعصب حنفی فقیہ تھے،احمد آباد میں مدفون ہیں۔

کان فقیهاً مشارکاً فی کثیر العلوم والفنون. (ایضاً۴/۱۲۵)

(۱۰) شمس الدین محمد بن محمد گجراتیؒ (م۹۳۲ھ ۱۵۲۶ء)

گجرات ہی میں مولد و مدفن ہے۔

کان من العلماء المبرزین فی الفقہ و الاصول و العربیة. (نزہۃ الخواطر۴/۳۱۳)

(۱۱) قاضی صدرالدین لاہوریؒ (م۹۹۰ھ ۱۵۸۲ء)

بڑے محقق کثیر المطالعہ عالم تھے،اہل علم کے لیے کشادہ ظرف تھے، کثرت سے روتے تھے،شاہ تیمور نے بھروچ میں منصب قضاء پر فائز کیا تھا، بھروچ میں انتقال ہوا۔

کان من العلماء المبرزين فی الفقه والكلام والاصول والعربية. (نزہۃ الخواطر۴/۱۵۷)

(۱۲) سید شیخ عبداللہ حضرمی ثم احمد آبادیؒ (م۹۹۰ھ ۱۵۸۲ء)

تریم میں پیدا ہوئے،متعدد ملکوں میں متعدد علماء سے علم حاصل کرنے کے بعد احمد آباد میں آئے تھے،تمام علوم عربیہ تفسیر،حدیث،فقہ،تصوف،فرائض، حساب میں یگانۂ روزگار تھے،احمد آباد میں ۳۲ سال قیام رہا اور یہیں انتقال ہوا۔(مشائخ احمد آباد۲/۱۹۲)

(۱۳) شیخ عبدالملک گجراتیؒ (م۹۹۰ھ ۱۵۸۲ء کے بعد)

احمد آباد مولد ہے،احمد آباد کے کبار علماء میں آپ کا شمار ہے،حافظ قرآن تھے،صحیح بخاری شریف لفظاً ومعنیً از بر تھی۔

جيدة فی الفقه والحديث والتفسير والعربية. (نزہۃ الخواطر۴/۲۱۸)

(۱۷) شیخ محمد بن طاہر پٹنیؒ (م۹۸۶ھ ۱۵۷۸ء)

علامہ پٹنیؒ کے والداور دادا کا شمار پٹن کے امیر اور بزرگ تاجروں میں ہوتا ہے، آپ کی ابتدائی تعلیم گھر ہی میں ہوئی، پندرہ سال کی عمر میں معقول و منقول، اصول وفروع سے فارغ التحصیل ہوئے، پھر درس و تدریس میں مشغول رہے، درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا مبارک سلسلہ بھی جاری کیا، ''مجمع البحار'' کے علاوہ کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، فقہ میں ''احکام بئر'' رسالہ لکھا جو غالبًا کنویں کے احکام ومسائل پر مشتمل ہے، آپ کے فتاویٰ ''مجموعہ فتاویٰ'' چار جلدوں میں ہیں، پتہ نہیں یہ مجموعہ کہاں ہے۔
(مأخوذ از ''ملک المحدثین علامہ محمد بن طاہر پٹنی گجراتی'')

(۱۸) شیخ محمود بن بابو گجراتیؒ (م۹۴۳ھ ۱۵۳۶ء)

سید محمد بن عبداللہ بخاریؒ کے شاگرد ہیں، اپنے دور کے بڑے عالم وفقیہ تھے۔انتفع به خلق كثير.(نزهة الخواطر ٤/٣٣٤)

(۱۹) قاضی محمود بن حامد گجراتیؒ (م۹۸۱ھ ۱۵۷۳ء)

مشہور عارف باللہ، حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ہیں، کبار مشائخ میں شمار ہے، صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے، فقیہ، زاہداور قاضی تھے، احمد آباد کے قریب پیرپور میں انتقال ہوا۔(نزہۃ الخواطر،۴/۳۳۵)

(۲۰) ملک محمود بن پیارو گجراتیؒ (م۱۰۰۰ھ ۱۵۹۲ء)

گجرات کے علم دوست بادشاہ تھے، آپ کے والد ماجد برہان پور

میں وزیر تھے۔ کان جید المشارکة فی الفقه والحدیث. احمد آباد میں مدفون ہیں۔(نزہۃ الخواطر،۴/۳۳۵)

(۲۱) قاضی محمود گجراتیؒ

مورپ (احمد آباد) میں پیدا ہوئے، طویل عرصہ تک درس و تدریس میں مصروف رہے، فقیہ اور قاضی تھے۔(نزہۃ الخواطر،۴/۳۴۸)

(۲۲) قاضی نجم الدین گجراتیؒ (م ۹۱۱ھ ۱۵۰۵ء)

محمود شاہ ثانی کے دور میں قاضی القضاۃ تھے۔ الشیخ العالم الفقیه قاضی القضاة بگجرات.(نزہۃ الخواطر،۴/۳۷۳)

(۲۳) شیخ نصیر الدین گجراتیؒ (م ۹۱۰ھ ۱۵۰۴ء)

احمد آباد مولد و مدفن ہے، فقیہ اور چشتی سلسلہ کے شیخ ہیں۔(نزہۃ الخواطر ۴/۳۷۴)

(۲۴) علامہ وجیہ الدین علوی گجراتیؒ (م ۹۹۸ھ ۱۵۹۰ء)

چانپانیر (گجرات) میں پیدا ہوئے، اپنے دور کے کبار علماء سے علم حاصل کیا، کثیر التصانیف عالم ہیں، علم فقہ واصول میں یہ تصانیف ہیں:

(۱) حاشية علی هداية الفقه للمرغینانی (۲) حاشية علیٰ شرح الوقایه (۳) حاشية علیٰ التلويح (٤) حاشية علیٰ اصول البزدوی (٥) حاشية علیٰ الشرح العضدی و علیٰ المختصر لابن الحاجب.

آپ کا مزار احمد آباد میں ہے۔(نزہۃ الخواطر ۴/۳۸۵،۳۸٦)(مشائخ احمد آباد، ۱/۲۹۲)

گیارہویں صدی کے فقہاء

(۱) شیخ ابوسعید گجراتیؒ (م ۱۰۹۹ھ)

قاضی عبدالوہاب پٹنیؒ کے داماد تھے، دہلی میں منصب قضاء پر فائز رہے۔

تاریخ وسیرت نگاری میں مرجع کی حیثیت رکھنے والی کتاب نزہۃ الخواطر میں حضرت مولانا عبدالحئیؒ نے آپ کا ذکران الفاظ میں فرمایا ہے: الشيخ العالم الفقيه القاضي. (نزہۃ الخواطر ۱۹/۵)

(۲) شیخ بابو بن شیخ حسینی گجراتیؒ (م ۱۰۰۷ھ)

پٹن میں پیدا ہوئے، اپنے دور کے علماء سے تحصیل علم کے بعد درس وتدریس میں مشغول ہوگئے، گجرات میں بڑی تعداد نے آپ سے علم حاصل کیا۔

العالم الفقيه الفتني الگجراتي أحد الرجال المعروفين بالفضل والكمال. (نزہۃ الخواطر ۸۷/۵،۸۸)

(۳) شیخ تاج الدین گجراتیؒ (م ۱۰۰۹ھ)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی نسل سے ہیں، بہار سے پٹن آئے تھے، صحاح ستہ کے حافظ تھے، پٹن میں وفات پائی۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والحديث (نزہۃ الخواطر ۹۸/۵)

(۴) شیخ جعفر بن علی گجراتیؒ (م ۱۰۶۸ھ)

حضرموت سے گجرات آئے تھے، حصولِ علم کے لیے متعدد ملکوں کا سفر کیا، قبولیتِ عامہ حاصل تھی۔ ہندوستان کے بادشاہ شاہ جہاں نے بھروچ کے کئی

گاؤں آپ کوتحفۃً دیے تھے۔متعدد فنون میں تصنیفات چھوڑیں۔

برع في التفسير والفقه والحديث والتصوف والعربية إلخ . (نزہۃ الخواطر ۱۰۷/۵)

(۵) شیخ سلیمان کردیؒ

کُردِستان سے ہندوستان آئے، اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے علم حاصل کرکے گجرات آئے، اوریہیں رہ کر درس وتدریس کا مشغلہ اختیار کرلیا۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والحديث. (نزہۃ الخواطر ۱۵۹/۵)

(۶) مفتی عبدالکریم گجراتیؒ (م ۱۰۱۴ھ)

احمد آباد میں پیدا ہوئے، پٹن میں آپ کا گھرانہ علم وتصوف میں معروف تھا، ۹۹۹ھ مدرسہ سلطانیہ مکۃ المکرّمہ میں خطیب مقرر ہوئے۔کئی کتابوں کے مصنف ہیں، مفتیٔ مکہ بھی رہے۔مکہ میں انتقال ہوا، جنت المعلیٰ میں مدفون ہیں۔

كان عارفا بالفقه خبيرا بأحكامه وقواعده مطلعا علىٰ نصوصه. (نزہۃ الخواطر ۲۴۵/۵)

(۷) قاضی عبدالوہاب گجراتی (م ۱۰۸۷ھ)

علامہ محمد بن طاہر پٹنی کی اولاد میں ہیں، متعدد جگہوں میں منصبِ قضاء پر فائز رہے، دہلی میں انتقال ہوا۔

الشيخ العالم الفقيه قاضي القضاة عبدالوهاب الحنفي الأحمدآبادي. (نزہۃ الخواطر ۲۶۷/۵)

(۸)السید غضنفر بن جعفر گجراتیؒ

پٹن کے باشندے تھے،اپنے دور کے علامہ اور محدث تھے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والحديث والعربية. (نزہۃ الخواطر ۳۰۱/۵)

(۹) شیخ کمال محمد العباسی الگجراتیؒ (م ۱۰۱۳ھ)

احمدآباد میں پیدا ہوئے،علامہ وجیہ الدین علوی کے شاگرد ہیں، بڑے عبادت گزار عالم تھے۔

الشيخ العالم الكبير المفتي أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية. (نزہۃ الخواطر ۳۱۶/۵)

(۱۰) قاضی محمد شریف گجراتیؒ

گجرات میں درس وتدریس سے علم کی اشاعت کی۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول. (نزہۃ الخواطر ۳۷۵/۵)

(۱۱) شیخ محمود بن محمد گجراتیؒ (م ۱۰۴۰ھ)

احمدآباد مولد ومدفن ہے،احمدآباد کے صلحاء وفقہاء میں آپ کا شمار ہے۔ (نزہۃ الخواطر ۳۹۷/۵)

بارہویں صدی کے فقہاء

(۱) شیخ ابوالحسن ویلوروی

اصلاً احمد آباد کے تھے، بعد میں ویلور (مدراس) ہجرت کر کے تشریف لے گئے، مشائخِ چشتیہ میں آپ کا شمار ہے۔

له مصنفات في الفقه والعقائد والتصوف (نزہۃ الخواطر ۶/۵)

(۲) قاضی ابوالفرح گجراتی

فقیہ تھے، عالمگیر کے دور میں احمد آباد کے قاضی رہے۔ (نزہۃ الخواطر ۶/۱۶)

(۳) شیخ جلال الدین گجراتی (م ۱۱۴۰ھ)

آپ نے اپنے والد ماجد سے علمِ ظاہر و باطن حاصل کیا، زندگی کے اخیر دور میں ایک مرض میں ابتلاء کی وجہ سے میوہ پر گزارہ کر لیتے تھے۔ دو رِسالے تصنیف فرمائے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والتصوف (نزہۃ الخواطر ۶/۵۶)

(۴) قاضی شیخ الاسلام گجراتی (م ۱۱۰۹ھ)

احمد آباد کے مشہور مفتیان میں آپ کا شمار ہے، حق بات ظاہر کرنے میں کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے، زاہد اور متقی بزرگ تھے، عہدۂ قضاء آپ کو پیش کیا گیا؛ مگر قبول نہ کیا۔

أحد مشاهير الفقهاء الحنفية انتهت إليه الإمامة في العلم والعمل. (نزہۃ الخواطر ۶/۱۱)

(۵) عارف باللہ سید حضرت پیر مشائخ

(مومن قوم کے پیر) (بارہویں صدی کے مجدد)

دیوان مشائخ کی بارہویں اور تیرہویں کتاب عبادت جلد اول ودوم (بزبان گجراتی) فقہ میں آپ کی اہم تصنیف ہے، علاقۂ پالنپور اور کاٹھیاواڑ میں بسنے والی مومن قوم میں آپ کی بڑی خدمات ہیں۔ (مومن قوم اپنی تاریخ کے آئینہ میں)

(۶) قاضی عبدالحمید گجراتیؒ

فضل وصلاح سے آراستہ بزرگ، بڑے بڑے مناصب پر فائز رہے۔ احمدآباد مولد ومدفن ہے۔ (نزہۃ الخواطر ۶/۱۴۲)

(۷) قاضی عبدالرسول گجراتیؒ (م ۱۱۳۰ھ)

احمدآباد سے جانبِ مغرب میں واقع کپرنج (کپڑونج) میں پیدا ہوئے، ''دھولکا'' اور ''احمدنگر'' میں منصبِ قضاء پر فائز رہے۔ درس وتدریس بھی کرتے تھے۔ (نزہۃ الخواطر ۶/۱۴۸)

(۸) قاضی عبداللہ گجراتیؒ (م ۱۱۰۹ھ)

احمدآباد کے قاضی تھے، اسلامی ریاست کے متعدد عہدوں پر فائز رہے۔

أحدالعلماء المبرزين في الفقه والأصول. (نزہۃ الخواطر ۶/۱۶۵)

(۹) خواجہ فیض الحسن سورتیؒ (م ۱۱۵۱ھ)

سورت مولد ومدفن ہے، فضل وصلاح میں مشہور عالم وفاضل ہیں، فنِ فقہ

اوراصولِ فقہ میں ممتاز تھے۔آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ”الفتاوی النقشبندیة“ سے موسوم ہے۔فقہ کی مشہور کتاب ”خلاصة الکیداني“ کی شرح ”فرُّخشاھی“ کے نام سے لکھی۔(نزہۃ الخواطر ۶/۲۲۷، ۲۲۸)

(۱۰) شیخ محمد بن جعفر گجراتیؒ (م ۱۱۱۱ھ)

احمد آباد کے علماء سے حصولِ علم کے بعد درس وتدریس میں لگ گئے۔ جلالین کے طرز پر تفسیر اور مشکوۃ کی شرح ”زینة النکات“ تصنیف فرمائی۔احمد آباد میں مدفون ہیں۔العالم، الفقیه. (نزہۃ الخواطر ۶/۲۵۷)

(۱۱) مولانا محمد حسین شافعی گجراتی

گجرات کے ماہر فقہاء میں آپ کا شمار ہے،آپ نے بہ ذاتِ خود امام نوویؒ کی مشہور کتاب ”کتاب المنهاج“ کی ۱۱۵۸ھ میں کتابت فرمائی تھی۔ (نزہۃ الخواطر ۶/۲۹۹)

(۱۲) قاضی محمد شفیع گجراتیؒ

سلطان عالمگیرؒ کے دور میں ۱۱۰۱ھ میں احمد آباد کے اطراف میں میرٹھ کے قاضی بنائے گئے تھے۔

أحد العلماء المبرزین في الفقه والأصول، وولی القضاء بمیرٹھ من أعمال أحمد آباد. (نزہۃ الخواطر ۶/۳۱۹)

نوٹ: ”میرٹھ“ احمد آباد کا کوئی دیہات ہوگا،مشہور شہر میرٹھ (یوپی) مراد نہیں۔(مرتب)

(۱۳) مولانا محمد فاضل سورتیؒ (م ۱۱۲۹ھ)

حجاز کے قبیلہ ''بنوعبید'' سے نسبت ہے، گجرات میں پیدا ہوئے، شیخ زین العابدین احمد آبادی کے شاگرد ہیں۔ تجارت کے ساتھ ساتھ تصنیف کا سلسلہ جاری رہتا، آپ کی من جملہ تصانیف کے فنِ فقہ میں "حاشية الدرر" ہے۔(نزہۃ الخواطر ۳۴۲/۶)

(۱۴) سید معظم شاہ سورتیؒ (م ۱۱۳۵ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، اپنے دور کے علماء سے علم حاصل کیا، معروف فقیہ تھے۔

أحدالعلماء المبرزين في الفقه والأصول(نزهة الخواطر ٣٧٤/٦)

(۱۵) قاضی نظام الدین گجراتیؒ (م ۱۱۶۵ھ)

احمد آباد میں پیدا ہوئے، اسی شہر کے علماء سے علم حاصل کرنے کے بعد ممتاز عالم ہوئے، احمد آباد میں منصب قضاء پر بھی فائز رہے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں، آپ کا ایک رسالہ قہوۃ کے متعلق ہے۔

الشيخ العالم الفقيه......فاق أقرانه في كثير من العلوم والفنون إلخ. (نزہۃ الخواطر ۳۸۵/۶)

(۱۶) قاضی نورالحق گجراتیؒ

گجرات کے مشہور فقہاء میں شمار ہے، عالمگیرؒ کے دورِ حکومت میں منصب قضاء پر فائز رہے، نیز ''ماندہ'' مقام کے محتسب بھی۔(نزہۃ الخواطر ۳۸۹/۶)

(۱۷) شیخ نورالدین گجراتیؒ (م ۱۱۵۵ھ)

احمد آباد میں پیدا ہوئے، ''گلستاں'' اپنی والدہ سے سات روز میں پڑھ لی،

دیگر علوم علمائے احمد آباد سے حاصل کر کے ممتازِ عصر ہو گئے۔ بڑے زاہد و عابد تھے، سلاطین کے ہدایا قبول کرنے سے گریز کرتے تھے، بڑے وسیع النظر عالم تھے جیسا کہ اُن کی تصانیفِ کثیرہ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے، ڈیڑھ سو سے زائد کتابیں تصنیف فرمائی، ''شرح وقایہ'' کا حاشیہ بھی تحریر فرمایا۔ احمد آباد میں اپنے مدرسہ کے قریب مدفون ہیں۔ (نزہۃ الخواطر ۶/۳۹۱)

تیرہویں صدی کے فقہاء

(۱) شیخ ابراہیم بن عبدالاحمد سورتیؒ (م ۱۲۸۲ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، اِسی شہر میں حصولِ علم کے بعد بڑے عالم ہوئے۔ بمبئ میں جامع الکبیر کے خطیب اور ''مدرسہ محمدیہ'' میں مدرس رہے۔ آپ شافعی المسلک عالم تھے،فقہِ شافعی میں ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی۔ (نزہۃ الخواطر ۷/۵)

(۲) شیخ احمد بن محمد گجراتیؒ (م ۱۲۵۵ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، اپنے والد سید محمد ہادی سے حصولِ علم کے بعد درس وتدریس میں لگ گئے۔ آپ کے علم سے علماء کی ایک جماعت مستفید ہوئی۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية (نزہۃ الخواطر ۷/۳۲)

(۳) قاضی اخی بن محمد سین سورتیؒ

سورت کے مشہور فقیہ عالم ہیں۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية (نزہۃ الخواطر ۷/۴۹)

(۴) شیخ اسماعیل سورتیؒ (م ۱۲۸۷ھ)

سورت کے مشہور فاضل وقاری ہیں، حصولِ علم کے بعد درس وتدریس کے ذریعے خلقِ کثیر کو مستفیض کیا۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية (نزہۃ الخواطر ۷/۶۵)

(۵) مفتی جمال الدین سورتیؒ (م۱۲۴۶ھ)

سورت میں پیدا ہوئے اور یہیں پرورش پائی، اپنے والد ماجد سے فنِ فقہ حاصل کیا، بعدہٗ افتاء اور قضاء میں اُن کے جانشیں مقرر ہوئے، بعد میں اِس منصب سے الگ ہوگئے، اور عبادت اور افادہ میں اوقات صَرف کرتے تھے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول (نزہۃ الخواطر ۱۲۱/۷)

(۶) شیخ رحمت اللہ لاجپوریؒ (م۱۲۶۴ھ)

سورت کے قریب ''لاجپور'' گاؤں کے باشندہ تھے، قرآن شریف قرأتِ سبعہ میں تلاوت کرتے، اُس وقت اِن کے جیسا اُس جگہ کوئی قاری نہ تھا۔ درس وتدریس میں طویل عرصہ تک مشغول رہے، دو حج کیے، دوسری مرتبہ حج کے سفر سے واپسی میں غرقِ آب ہوئے اور انتقال فرماگئے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية (نزہۃ الخواطر ۱۷۴/۷)

(۷) شیخ سراج الدین گجراتیؒ (م۱۲۱۳ھ)

''چانپانیر'' کے باشندہ ہیں، اپنے عصر کے علماء سے تحصیلِ علم کے بعد تدریسی خدمات میں لگ گئے، متعدد علماء کے استاذ ہیں، احمد آباد میں قبر ہے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول. (نزہۃ الخواطر ۱۹۶/۷)

(۸) سید شرف الدین سورتیؒ (م۱۲۴۶ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، علمائے وقت سے علم حاصل کیا، بعد فراغت

اپنے وقت کے شیخ مانے گئے، سورت میں مدفون ہیں۔

أحدالعلماء المبرزين في الفقه والأصول. (نزہۃ الخواطر ۷/۲۰۷)

(۹) مولانا صالح بن خیرالدین سورتیؒ

سورت میں پرورش پائی، اپنے والد بزرگوار سے طویل عرصہ تک تحصیلِ علم کے بعد سورت ہی میں منصبِ قضاء پر فائز ہوئے، تادمِ آخر اِسی منصب پر قائم رہے۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والحديث (نزہۃ الخواطر ۷/۲۱۸)

(۱۰) شیخ صدیق بڑودویؒ

بڑودہ میں پیدا ہوئے، گجرات کے علماء سے تحصیلِ علم کے بعد حج کا سفر کیا، مدینہ منورہ کو اپنا مَسکَن بنالیا۔ بڑے نیک، صالح اور فقیہ عالم تھے۔ (نزہۃ الخواطر ۷/۲۲۱)

(۱۱) قاضی عبدالاحمد سورتیؒ (م ۱۲۲۵ھ)

(اصل نام احمد تھا)، قبیلۂ باعکظہ سے تھے، شیخ عبداللہ حسینی لاہوری ثم سورتی کے شاگرد تھے، علمِ ادب وبلاغت اورفنِ شعر کے شناور تھے۔ شہر بھروچ میں منصبِ قضاء پر فائز رہے۔ (نزہۃ الخواطر ۷/۲۳۰)

(۱۲) شیخ عبدالرحمٰن گجراتیؒ

قبیلۂ باعکظہ سے تھے، سورت میں نشو ونما پائی، شافعی المسلک تھے، اپنے والد ماجد اور دیگر علمائے وقت سے علوم حاصل کیے، بعد میں حیدرآباد تشریف لے گئے، وہیں انتقال ہوا۔

كان من العلماء المبرزين في الفقه والأصول (نزہۃ الخواطر ۷/۲۵۳)

(۱۳) مفتی عبداللہ سورتیؒ

اپنے چچا محدثِ سورت شیخ خیرالدین سورتی سے علم حاصل کیا، بعدہٗ سورت میں منصبِ افتاء پر فائز ہوئے اور تادمِ حیات اِسی منصب پر قائم رہے۔

العـالم الفقيه، أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول؛ (إلىٰ أن قال:) ثم ولي الإفتاء بمدينة سورت. (نزہۃ الخواطر ۷/۳۰۱)

(۱۴) شیخ غلام احمد سورتیؒ (م ۱۲۷۶ھ)

مولد ومسکن اور مدفن سورت ہے، اپنے والد سے علمِ فقہ وحدیث حاصل کیا، بعدہٗ تادمِ حیات تدریس وافادہ میں لگے رہے۔

العالم الفقيه، أحد الفقهاء الحنفية. (نزہۃ الخواطر ۷/۳۴۵)

(۱۵) قاضی غلام علی سورتیؒ (م ۱۲۹۱ھ)

اپنے والد صاحب کے بعد منصبِ افتاء وقضاء پر فائز رہے، درس وتدریس کا بھی مشغلہ تھا۔ سورت ہی میں انتقال ہوا۔

أحـد الـفـقـهـاء الـحـنـفية ولـى الإفتاء والقضاء بعد والده (نزہۃ الخواطر ۷/۳۵۶)

(۱۶) شیخ محمد سورتیؒ (م ۱۲۲۸ھ)

اپنے دور کے مشہور عالم فاضل ہیں، انگریز کے دور میں منصبِ افتاء پر فائز تھے، طویل عرصہ تک بہ ذریعۂ افتاء خلقِ خدا کی رہنمائی کی، متعدد علماء نے

آپ سے علم حاصل کیا۔

ولی الإفتاء في المحكمة العدلية الإنكليزية بسورت. (نزہۃ الخواطر ۷/۴۱۱)

(۱۷) سید محمد بن زین سورتیؒ

سورت کے ماہر فقیہ ہیں، اپنے والد اور دیگر علماء سے علم کی تحصیل کی۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول. (نزہۃ الخواطر ۷/۴۱۶)

(۱۸) شیخ محمد شاکر سورتیؒ (م ۱۲۴۰ھ)

شیخ عبداللہ حسینی لاہوری کے شاگرد ہیں، اِن سے سورت ہی میں پڑھا، پھر زندگی کے آخری دَم تک درس وتدریس کرتے رہے۔

أحد الفقهاء المعروفين (نزہۃ الخواطر ۷/۴۴۳)

(۱۹) شیخ محمود بن عبدالقادر سورتیؒ (م ۱۲۸۶ھ)

قبیلۂ باعکظہ سے تھے، سورت مولد ہے، اپنے چچا ابراہیم باعکظہ کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کیا، تجارت بھی کرتے تھے۔

كان من العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية (نزہۃ الخواطر ۷/۴۶۶)

(۲۰) مولانا مراداللہ لکھنویؒ (م ۱۲۸۱ھ)

لکھنؤ کے حنفی عالم اور فقیہ تھے، لکھنؤ میں تدریس کے بعد بڑودہ آ گئے، اور بڑودہ میں ایک مدت تک درس وتدریس کی۔ (نزہۃ الخواطر ۷/۴۷۰)

(۲۱)مفتی مصلح الدین سورتیؒ

سورت کے مفتی تھے،تادمِ آخر بہ ذریعۂ افتاءخدمات انجام دیں۔

الفاضل المفتي أحد الفقهاء الحنفية ولى الإفتاء ببلدته. (نزہۃ الخواطر۷/۴۸۳)

(۲۲)مفتی نظام الدین سورتیؒ (م ۱۲۴۰ھ)

سورت مولدومسکن ہے، اپنے والد صاحب سے پڑھا، درس وتدریس کے ساتھ افتاء کے فرائض انجام دیتے رہے۔

العالم المفتي، أحد الفقهاء الحنفية، (إلىٰ قوله:) ثم ولى الإفتاء ببلدة سورت. (نزہۃ الخواطر۷/۵۰۳)

چودہویں صدی کے فقہاء

(۱) مولانا مفتی ابراہیم صاحب مانگرولیؒ (کاٹھیاواڑ)

(م۱۳۹۵ھ،۱۹۷۵ء)

اصل وطن احمد آباد تھا، ایک بزرگ کے اشارہ پر مانگرول تشریف لائے تھے، حضرت مفتی سہول صاحب بھاگلپوریؒ (مفتی دارالعلوم دیوبند) سے خاص تعلق تھا، حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنی حکمت عملی سے شرک وبدعت کو ختم کیا، آپ اپنے زمانہ کے مشہور عالم دین اور فقیہ تھے۔

(۲) مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب جام نگریؒ (م۱۳۹۰ھ ۱۹۷۱ء)

(مدرسہ ابراہیمیہ عربیہ جام نگر کے مہتمم)

دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل اور حضرت مدنیؒ کے شاگرد تھے۔ ناصر آباد (بلوچستان) سے جام نگر تشریف لائے تھے، بڑے صاحب کرامات بزرگ تھے۔ آپ فقیہ وقت تھے، شہر جام نگر اور اس کے اطراف میں آپ کی بزرگی اور فقاہت مسلم تھی۔ سوَراشٹر جو بدعات ورسومات کا منبع ہے اس کے باوجود ایک وقت ایسا تھا کہ جام نگر اور اس کے قرب وجوانب میں آپ کے فتوے اور فیصلے حرف آخر سمجھے جاتے تھے۔

(۳) قاضی احمد لاجپوری (م۱۳۰۹ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، اپنے دَور کے اساتذہ سے پڑھا، پھر ''پارچول'' گاؤں کے قاضی مقرر ہوئے، فصیح وبلیغ شاعر بھی تھے۔

أحد الأفاضل المشهورين. (نزهة الخواطر جديد٨/١١٨٣)

(۴) مولانا احمد میاں صوفی صاحب لاجپوریؒ (م ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء)

آپ کو تصنیف وتالیف کا شوق طالب علمی کے زمانہ سے ہو گیا تھا، چند تصانیف یادگار چھوڑیں، فتاویٰ نویسی کی خدمات انجام دیتے تھے، آپ کے بعض فتاویٰ لاجپور میں موجود ہیں۔

(۵) مولانا مفتی احمد بزرگ صاحب سملکیؒ

(م ۱۳۷۱ھ ۱۹۵۲ء) (مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل)

سورتی جامع مسجد رنگون (برما) میں ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۱ء فروری تک افتاء کی خدمت انجام دی، پھر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ تا ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ اہتمام کی ذمہ داریوں کے ساتھ فتاویٰ نویسی کی، رنگون اور ڈابھیل کی کل مدت ٦ سال ہوتی ہے، آپ کے فتاویٰ عام فہم ہوتے، ہر شخص بہ آسانی سمجھ لیتا، رنگون کے فتاویٰ سقوط رنگون کے بعد ضائع ہو گئے، مگر ڈابھیل کے فتاویٰ محفوظ ہیں، اس کی ترتیب وتخریج کا کام جاری ہے۔

(٦) مفتیٔ اعظم برما و گجرات حضرت مفتی اسماعیل بسم اللہ صاحب ڈابھیلیؒ (م ۱۳۷۸ھ ۱۹۵۸ء)

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کے زیر تربیت فتاویٰ نویسی کی مشق کرنے سے آپ کو افتاء سے کافی مناسبت ہو گئی تھی، مفتی کا لفظ آپ کے نام کا جزو بن گیا تھا اور مفتی گجرات کا خطاب بھی آپ کو عطاء کیا گیا،

زندگی کے آخری لمحات تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے، اس میں آپ کو بڑی شہرت حاصل ہوئی، لوگوں کو آپ کے فتاویٰ پر کامل اعتماد تھا، جواب کا اعتبار پیدا کرنے کے لیے عام طور پر کتب فقہ کے حوالہ کی بھی ضرورت نہیں پڑتی تھی، وفات تک ۴۳ سال کی مدت میں کل فتاویٰ کی تعداد ۳۵ ہزار ہوتی ہے۔

آپ کے گجراتی فتاویٰ کی پانچ ضخیم جلدیں ''فتاویٰ سنگرہ'' کے نام سے منصۂ شہود پر آچکی ہیں، جسے آپ کے جانشین مولانا مفتی عباس صاحب بسم اللہ زید مجدہم نے حسن ترتیب سے مزین کیا ہے، باقی گجراتی فتاویٰ اور رنگون وڈابھیل کے اردو فتاویٰ پر کام جاری ہے۔ مفتی بسم اللہ صاحبؒ کے فتاویٰ پر ہندوستان کے بڑے علماء نے بھی اطمینان ظاہر فرمایا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے آپ کا فتوی دیکھ کر فرمایا تھا کہ اس آدمی کے فتاویٰ سے تفقہ کی بو آرہی ہے۔ (تاریخ جامعہ: ۲۸۳)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ (سابق مفتی اعظم پاکستان) نے اپنے ایک شاگرد سے نصیحت کے طور پر فرمایا تھا: ہمارے ساتھی مفتی اسماعیل بسم اللہ صاحب بڑے اونچے فقیہ ہیں، ان کے فتاویٰ دیکھتے رہنا۔ (اجلاس صدسالہ، جامعہ ڈابھیل: ص: ۱۳۲)

(۷) مولانا مفتی اسماعیل گوراصاحب راندیریؒ (م۱۳۸۹ھ ۱۹۶۹ء)

سورتی جامع مسجد رنگون (برما) میں واقع دارالافتاء کے صدر مفتی کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ۱۳۸۴ھ میں جامعہ ڈابھیل کے صدر مفتی منتخب

ہوئے۔مفتی صاحب اپنی خداداد قابلیت میں ہندوبیرون ہند میں مشہور تھے، بہت ہی خوبیوں کے مالک اورتواضع کے پیکر تھے،آپ کے فقہی جوابات ''قلّ ودلّ'' کے مصداق ہوتے، گجرات کے مشہوررسالہ ''مسلم گجرات'' میں آپ کے فتاویٰ چھپتے تھے، قیام ڈابھیل کےتمام فتاویٰ جامعہ ڈابھیل کے دارالافتاء میں محفوظ ہیں۔

(۸)حضرت مولانا مفتی اکبر صاحبؒ(م جمادی الثانیہ ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء)

حضرت مولانا نذیر صاحبؒ(م رمضان ۱۳۹۸ھ۱۹۷۸ء) کے برادر خورد ہیں، ان دونوں بھائیوں کے فتاویٰ پالنپور کے علاقوں اوردینی حلقوں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے،فتاویٰ تفصیل کے ساتھ حوالوں سے مزین ہوتے۔ (مومن قوم اپنی تاریخ کے آئینہ میں)

(۹)مولانا انور شاہ کشمیریؒ(م۱۳۵۲ھ)

''ودوان''(کشمیر) میں پیدا ہوئے، کشمیر میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا، بعدِ فراغت مدرسہ امینیہ دہلی پھر دارالعلوم دیوبند میں تدریسی خدمات انجام دیں، بعدہٗ ۱۳۴۶ھ میں جامعہ ڈابھیل گجرات منتقل ہوگئے، اور پانچ سال وہاں خدمات انجام دیں۔۱۳۵۲ھ میں مرضِ بواسیر میں انتقال ہوااور دیوبند میں مدفون ہیں۔

آپ اپنے دَور کے محدث اورفقیہِ عصر تھے،آپ کا حافظہ ضربُ المثل تھا، بہ قول مولانا سید احمد رضا بجنوری: ''پوری بخاری شریف کے گویا حافظ تھے''۔درسِ حدیث کے دوران مسائلِ فقہیہ سے متعلق جس ژرف نگاہی، دیدہ وری، بالغ

نظری اور دقیقہ رسی سے گفتگو کرتے اُس سے محسوس ہوتا کہ فقہِ حنفی کے مسائل خود بہ خود احادیث سے نکل رہے ہیں۔

آپ کی تصانیف اور درسی افادات کی تعداد بہت ہے، فنِ فقہ سے متعلق حسبِ ذیل تصنیفات ہیں:

[۱]تعلیقات علیٰ فتح القدیر (إلیٰ کتاب الحج)

مندرجہ ذیل رسائل قیام ڈابھیل کے دوران تصنیف فرمائے۔

[۲]نيل الفرقدين في مسئلة رفع اليدين(عربی): اِس میں محققانہ انداز میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ، نماز میں رفعِ یدین میں اختلاف محض اولویت کا ہے۔ کُل صفحات ۱۴۵/ ہیں۔

[۳]بسط اليدين في نيل الفرقدين(عربی): یہ ۶۵/صفحات کا رسالہ "نيل الفرقدين" کا تکملہ وضمیمہ ہے۔

[٤]كشف الستر عن صلاة الوتر(عربی): ۱۰۰/صفحات پر مشتمل ہے، جس میں نمازِ وتر کی بابت اپنے متبحرانہ انداز میں ایسی مدلل بحث کی ہے کہ منصِف مزاج شخص کے لیے احناف کے نقطۂ نظر کی تائید کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ جاتا۔

علامہ کشمیری کے علوم کی اشاعت تصنیفات کے ذریعے "مجلسِ علمی ڈابھیل" سے خوب ہوئی۔

الكشميري أحد كبار الفقهاء الحنفية وعلماء الحديث الأجلاء. (نزہۃ الخواطر جدید ۱۱۹۸/۸)

(۱۰) مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنیؒ (م ۱۳۸۵ھ ۱۹۶۵ء)

جامعہ ڈابھیل میں ۱۳۴۶ھ تا ۱۳۶۲ھ تدریسی خدمات انجام دیں۔اسی دوران ''زاد الفقیر'' کا حاشیہ ''مستزاد الحقیر'' کے نام سے تحریر فرمایا، شیخ ابن ہمامؒ صاحب فتح القدیر کا جو مرتبہ فقہاء میں ہے وہ محتاج بیان نہیں، ''زادالفقیر'' حضرت شیخ کی وہ نادرونایاب کتاب ہے جس میں آپ نے ابواب الطہارۃ وابواب الصلاۃ کے تمام ضروری واہم مسائل وجزئیات کونہایت شرح وبسط سے جمع فرمایا ہے۔کتب فتاویٰ میں حضرت شیخ کی اس کتاب کے حوالے بیشتر موجود ہیں۔عہد قدیم کے اندر بعض ممالک میں یہ کتاب درساً بھی پڑھائی جاتی رہی ہے،مگراس کے باوجود اب تک یہ کتاب طبع نہ ہوسکی تھی۔''مجلس علمی'' نے حضرت العلامہ مولانا محمد انورشاہ صاحب قدس سرہٗ کے امرو ارشاد پر اس کی طباعت کا انتظام کیا اور مزید افادہ کے خیال سے جناب مولانا محمد بدرعالم صاحبؒ استاذ الفقہ والحدیث (جامعہ اسلامیہ ڈابھیل) سے اس کا تحشیہ کرایا۔حضرت علامہ کشمیریؒ کی حیات مبارکہ میں تحشیہ کا کام شروع کردیا تھا، مگر اختتام پذیر ہونے سے پہلے علامہ کشمیریؒ کا ۱۳۵۲ھ میں وصال ہوگیا۔کتاب کے مقدمہ میں حضرت مولانا بدرعالم صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''فإنی قد کنت شرعت فی تعلیق رسالة الشیخ ابن الهمام المسماة بزاد الفقیر فی حیاة الشیخ العلامة الاواه السیدمحمدانور شاه نوّرالله ضریحهٗ، وکان قصوی منیتی وغایة بغیتی ان اکملهٗ فاقدمه لحضرته العالیة کی تقرعینه ولا یحزن،ولیکن حشیشاًفی ید الغریق یوم

القيامة،ولكن لقلة بضاعتي وقصور باعي على ماعانيه من شواغل المدرسة مازلت اترددواحيل الامر من اليوم على الغد،فمضى على هذاالحال برهة مااجدفرصة ....فلماكدت اَنْ اُهَنِّأَ نفسى بتكميله فإذا الشيخ قدمضى لسبيله". (زاد الفقير مع حاشية مستزاد الحقير: ۲)

شروع کتاب میں حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ کی تقاریظ بھی ہیں، مجلس علمی ڈابھیل سے کتاب طبع ہوئی۔

(۱۱) مولانا برکت اللہ سورتیؒ

سورت کے حنفی فقیہ عالم ہیں، حدیث وفقہ شیخ محمد سعید عظیم آبادی سے حاصل کیا، سورت میں درس وتدریس میں مصروفِ عمل رہے، متعدد علماء کے استاذ ہیں۔

أحدالعلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية. (نزہۃ الخواطر جدید ۱۲۰۳/۸)

(۱۲) قاضی سید رحمت اللہ لاجپوری محدث راندیریؒ (م ۱۳۴۲ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، آپ کے جدِ امجد گجرات کے بڑے عالم تھے، فارسی وعربی کی تعلیم اپنے والد بزرگوار اور شیخ پیر محمد سے حاصل کی، پھر بھوپال چلے گئے، وہاں کبارِ علماء سے پڑھا۔

قاضی صاحب حاویٔ معقول ومنقول، جامعِ فروع واصول، ادیبِ لبیب اور گجرات کے مایۂ ناز محدث تھے، قراءت سبعہ، فقہ اور اصولِ عربیہ سے خاص مناسبت تھی، پچاس سال "دارالعلوم اشرفیہ راندیر" میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔

درس وتدریس وافتاء کے ساتھ تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق تھا، نوشتہ فتاویٰ کے علاوہ کئی مفید تصانیف اپنی یادگار چھوڑیں، جن کی فہرست درج ذیل ہے:

[۱]كحل البصر في ذكر وقت العصر

[۲]كحل العينين في ترك رفع اليدين

[۳]سبع سنابل في تصريح المسائل

[٤]غنية المهتدي في حكم قراء ة المقتدي

[٥]ترتيب المسائل في أقوى الدلائل

[٦]تلك عشرة كاملة

[٧]تحقيق المسائل عن عمدة الوسائل

[٨]نور العينين

[٩]هداية البرايا في أحكام الضحايا

[۱۰]اسلامی ضرورت اوراوقاف کی فاضل آمدنی

(ماخوذ از: ذکرصالحین، جلداول ص:۱۷۵غیرمطبوعہ)

(۱۳) حضرت صوفی سلیمان صاحب لاجپوریؒ (م۱۳۴۳ھ۱۹۲۴ء)

باغِ عارف کا پہلا حصہ:

علامہ انورشاہ صاحب کشمیریؒ نے اس کتاب کو ملاحظہ فرما کرفرمایا تھا:

حضرت صوفی صاحب صرف ولیٔ کامل ہی نہیں بلکہ ایک بہت بڑے عالم بھی ہیں کہ گجرات میں جن کی نظیر ملنی مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔(مقدمہ باغ عارف ۲۲)

(۱۴) مفتی سید شمس الدین بڑودویؒ (م۱۳۷۸ھ ۱۹۵۸ء)

آپ نے جامعہ حسینیہ راندیر-سورت میں دوسری مرتبہ ۱۳۶۰ھ سے ۱۳۶۳ھ تک تدریس کی ہے اوراس زمانہ میں تدریس کے ساتھ افتاء کی خدمات بھی انجام دی ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو قوت تحقیق واستنباط اور تعمق نظر کی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ (سوانح مولانا سید شمس الدین بڑودویؒ: ص:۲۲)

(۱۵) مولانا مفتی صدیق صاحب بڑودویؒ

سورتی جامع مسجد رنگون (برما) میں ۱۹۲۴ء سے ۱۹۲۵ء تک ایک سال فتاویٰ نویسی کی، مزید تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔

(۱۶) مفتی عبدالحمید شافعی سورتیؒ (م۱۳۰۸ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، اپنے والد اور دیگر علماء سے حصولِ علم کے بعد ''مدرسہ محمدیہ بمبئ'' میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ فنِ فرائض اور حساب میں یدِ طولیٰ حاصل تھا، متعدد اشخاص نے اِن سے فیض اٹھایا۔ بمبئ میں انتقال ہوا۔

أحد كبار الفقهاء. (نزہۃ الخواطر جدید۸/۱۲۶۵)

(۱۷) علامہ محمد عبدالحی کفلیتویؒ (م۱۳۳۴ھ/۱۹۱۵ء)

اپنے دور کے علامہ تھے، علوم دینیہ میں بیش بہا ذخیرہ تالیف فرمایا، آپ کی تصنیف کردہ کتابیں ۲۳ ہیں، جن میں فقہ کے موضوع پر حسب ذیل ہیں:

(۱) اجابة السائل عن القنوت فی النوازل ...(اردو)... مصائب کے وقت قنوت پڑھنے کا حکم۔

(۲)القول المجلّی: عیدگاہ میں نمازعیدین کی مسنونیت کے موضوع پر۔
(۳)نسیم الصبا: سودکی حرمت کے بیان میں۔
آخرحیات میں رویت ہلال کے بارے میں ٹیلیگراف کی خبرکا اعتبار کیا جائے یانہیں؟اس سلسلے میں بہ زبان عربی ایک سوال مرتب کر کے ہندوستان، عرب،استنبول کے علما کے جوابات حاصل کیے،لیکن اس کے شائع ہونے سے پہلے ہی پیام صادق آپہنچا۔

(۱۸)مفتی سید عبدالحی قاضی صاحب لاجپوریؒ

(حضرت سید مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ کے خسر صاحب)

افریقہ(ڈربن ناٹال)میں فتاویٰ نویسی کی خدمات انجام دیں۔

(۱۹) شیخ عبدالقادر سورتیؒ

مولد سورت ہے،شافعی المسلک فقیہ ہیں،اپنے دَور کے مشہور علماء اور شیخ محمد بن عبدالعزیز مچھلی شہری سے علم حاصل کیا،حرمین شریفین کے کبارِعلماء سے بھی فیض اٹھایا،بعد میں بمبئی میں مقیم ہوگئے تھے۔فنِ فقہ میں ”تحفة المشتاق في أحكام النكاح والإنفاق“نامی کتاب تصنیف کی۔

الشيخ العالم الفقيه، كان من العلماء الأتقياء. (نزہۃ الخواطر جدید۸/۱۲۸۷)

(۲۰)مولانا علی محمد تراجوی سورتیؒ (م ۱۳۸۷ھ ۔ ۱۹۶۷ء)

تقریبا دوسال سورتی جامع مسجد رنگون(برما)کے صدرمفتی رہے،آپ

کے فتاویٰ محفوظ نہیں ہیں، وہاں کے مشہور رسالہ ''المحمود'' میں شائع ہوتے تھے، اس سے آپ کی سوانح میں نمونہ کے طور پر چند فتاویٰ نقل کیے گئے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے ''فخر گجرات''ص: ۱۳۰ تا ۱۴۵۔

(۲۱) سید عماد الدین سورتیؒ (م ۱۳۱۰ھ)

سورت میں پیدا ہوئے، علمائے مصر سے حصولِ علم کے بعد بمبئی تشریف لے گئے، وہیں انتقال ہوا۔ متعدد علوم کے ماہر تھے۔

أحدالعلماء المبرزين في النحو والعربية والفقه والكلام. (نزہۃ الخواطر جدید ۱۳۱۴/۸)

(۲۲) مولانا غلام محمد صادق صاحب راندیریؒ (م ۱۳۳۴ھ ۱۹۱۶ء)

آپ کی تالیفات کی تعداد ۲۴ ہے، آپ نے عقائد وفقہ کی بہت سی کتابوں کا گجراتی میں ترجمہ کیا اور چھپوا کر شائع کیا، فقہ میں بہشتی زیور اور زبدۃ المناسک کا ترجمہ کیا۔

(۲۳) مولانا غلام نبی صاحب تاراپوریؒ (۱۳۷۶ھ ۱۹۵۶ء)

سورتی جامع مسجد رنگون (برما) میں افتاء کے منصب پر ۱۹۲۳ء تا ۱۹۲۴ء ایک سال فائز رہے۔

(۲۴) مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب راندیریؒ (م ۱۳۷۴ھ ۱۹۵۴ء)

آپ نے رنگون (برما) میں سورتی جامع مسجد میں دارالافتاء قائم کیا، جس میں ایک قابل مستند مفتی رہ کر عوام کی رہنمائی فرماتے رہے۔ (البلاغ بمبئی، شمارہ ۷-۸)

(۲۵) شیخ محمد بن ہاشم سورتیؒ (م ۱۳۱۰ھ)

''سامروڈ'' (ضلع سورت) کے باشندہ ہیں، متعدد شہروں کے کبارِ علماء سے علم حاصل کیا، درس وتدریس کے ذریعہ لوگوں کوفائدہ پہنچایا، کتابیں جمع کرنے کا خوب شوق تھا۔کئی تصانیف چھوڑیں جن میں دو یہ ہیں:

[۱]نيل المنىٰ في تقصير الصلاة بمنىٰ

[۲]تحريم الرجعة في تحريم المتعة. (نزہۃ الخواطر ۱۳۴/۷/۸)

(۲۶) مولانا مفتی محمد سعید صاحب راندیریؒ

(م ۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء) (جامعہ حسینیہ راندیر)

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کے شاگرد تھے ان سے فتاویٰ نویسی میں مہارت حاصل کی تھی جامعہ حسینیہ کے مفتی تھے، درس وتدریس کے ساتھ افتاء کی ذمہ داریاں بھی بحسن وخوبی انجام دیں۔

(۲۷) شیخ محمد فاضل سورتیؒ (م ۱۳۰۲)

سورت میں پیدا ہوئے، سورت اور دہلی کے علماء سے حصولِ علم کے بعد سورت میں اپنے والد صاحب کے جانشین مقرر ہوئے، بڑے بڑے علماء ومشائخ نے آپ سے علم حاصل کیا۔

أحد العلماء المبرزين في الفقه والأصول والعربية. (نزہۃ الخواطر جدید ۱۳۷/۱/۸)

(۲۸) مولانا مفتی محمد حسین صاحب راندیریؒ (شیر گجرات)

(م۱۳۵۱ھ ۱۹۳۲ء)

جامعہ حسینیہ راندیر میں دارالافتاء کا شعبہ قائم کیا اور بذات خود فتاویٰ تحریر فرماتے تھے، یہ فتاویٰ گجراتی اخبار ''ہمدرد'' میں شائع ہوتے رہتے تھے، آپ کے فتاویٰ گجراتی میں ''فتاویٰ حسینیہ'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں، فتاویٰ کا یہ مجموعہ بے حد مقبول ہوا، جس کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ (البلاغ بمبئی، جلد ا/شمارہ ۷-۸)

(۲۹) شیخ محمود بن حسام الدین گجراتیؒ

احمد آباد میں پیدا ہوئے، اپنے عصر کے علماء سے علم حاصل کیا، اپنے والد سے علم طریقت حاصل کرنے کے بعد اُن کے جانشین بنے، سورت اور حیدر آباد میں علماء کی ایک بڑی جماعت نے آپ سے علم حاصل کیا۔ احمد آباد میں انتقال ہوا۔ تصوف میں ایک کتاب تصنیف فرمائی۔

الشیخ العالم الفقیہ. (نزہۃ الخواطر جدید ۱۳۷۶/۸)

(۳۰) مفتی اعظم برما حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوریؒ

(م۱۳۷۹ھ ۱۹۵۹ء)

آپ گوناگوں خصوصیات کے ساتھ ساتھ تفقہ فی الدین کی خصوصیت کے حامل تھے، جس کے شاہد آپ کے وہ فتاویٰ ہیں جو آپ نے رنگون میں سورتی جامع مسجد میں خدمت دارالافتاء کے موقع پر تحریر فرمائے۔ فقیہ عصر مفتی اعظم

گجرات حضرت مولانا سید عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ رقمطراز ہیں: ''حضرت مولانا مفتی مرغوب احمد صاحب لاجپوری نوّر اللہ مرقدہٗ وسیع النظر، عالم باعمل تھے، قرآن کریم وحدیث وفقہ پر بڑی گہری نظر تھی۔ آپ کے فتاویٰ مدلل وفقہی بصیرت کے حامل ہوتے تھے۔'' (تذکرۃ المرغوب غیر مطبوعہ: ص:۵۹)

آپ کے فتاویٰ ''مرغوب الفتاویٰ'' کے نام سے آپ کے قابل حفید مولانا مرغوب احمد صاحب زید مجدہم مقیم ڈیوزبری (برطانیہ) نے حوالجات کی تخریج کے ساتھ پانچ ضخیم جلدوں میں مرتب کیے ہیں، تین جلدیں زیر طبع ہیں۔

مجیب مرغوب، محشی مرغوب، فتاویٰ کا نام مرغوب، بس اب رغبت کی آنکھیں دیکھنے کی منتظر ہیں۔

(۳۱) مولانا مفتی مہدی حسن صاحب شاہجہاں پوریؒ
(م ۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء) (دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی)

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کے ممتاز تلامذہ میں تھے، مدرسہ امینیہ سے فراغت کے بعد حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب نے آپ کو مدرسہ اشرفیہ راندیر (سورت) بھیج دیا، راندیر میں مدت تک افتاء وتدریس کی خدمت انجام دیتے رہے، اہل گجرات پر آپ کے علم وفضل کا بڑا اثر تھا، فقہ حنفی میں بے نظیر مہارت کے ساتھ حدیث اور اسماء رجال پر بھی آپ کی نظر بڑی گہری تھی۔ مفتی صاحبؒ کئی اہم کتابوں کے مصنف ہیں، فقہ میں امام محمد کی ''کتاب الحجۃ'' جو چار جلدوں میں ہے ان کی تصحیح وتعلیق کے ساتھ دائرۃ المعارف میں اس کی

ابتدائی دو جلدیں چھپی ہیں، یہ کتاب بڑی نایاب تھی اس کا ایک نسخہ استنبول میں موجود تھا، یہ فقہ حنفی کی بنیادی کتابوں میں سے ہے، مفتی صاحب نے اس کے مسودہ کی تصحیح و تعلیق میں ۲۰؍سال صرف کیے ہیں، امام محمد کی ''کتاب الآثار'' پر ان کی تعلیقات گراں قدر علمی سرمایہ ہے۔ (تارخ دارالعلوم دیوبند ۲؍۲۵۸)

(۳۲) مولوی وصی احمد سورتیؒ

سورت میں پیدا ہوئے، کانپور اور سہارن پور کے متعدد علماء سے حصولِ علم کیا، طبیعت میں تشدد تھا۔ ''سنن نسائی'' اور ''شرحِ معانی الآثار'' کا حاشیہ لکھا۔

الشيخ العالم الفقيه، كان من الفقهاء المتعصبين علىٰ من يعمل بنصوص الحديث. (نزہۃ الخواطر جدید ۸؍۱۴۰۰)

(۳۳) مولانا محمد یوسف دیوان صاحب لاجپوریؒ (م ۱۳۵۶ھ ۱۹۳۸ء)

علم فقہ پر مہارت تامہ حاصل تھی، اپنی خداداد صلاحیت سے فتاویٰ کے جوابات بڑے مدلل و مفصل تحریر فرماتے تھے (گلشن یوسفی: ص: ۳۹)

آپ نے نور الایضاح کا اردو میں ترجمہ شروع فرمایا تھا، مگر مکمل نہ ہوسکا، کتاب الصلاۃ تک ترجمہ کیا تھا جس کی تکمیل رفیق محترم مولانا مرغوب احمد لاجپوری صاحب زید مجدہم (مقیم برطانیہ) نے فرمائی جو ۲۰۰۶ء، ۱۴۲۷ھ میں ''سرور النجاح ترجمہ نور الایضاح'' کے نام سے شائع ہوا۔

کتاب کی تقریظ میں فقیہ العصر حضرت مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: ''بزرگ

صفت، عالم باعمل تھے،شب وروز کتب بینی اوردرس وتدریس میں مشغول رہتے تھے،فقہ سے خاص مناسبت تھی‘‘(سرورالنجاح کی تقریظ:ص:۱۱)

(۳۴)حضرت مولانامحمد یوسف صاحب بنوریؒ(م۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء)

حضرت مولاناؒنے تدریس ڈابھیل کے دوران ایک صاحب کے چند استفسارات کے جواب میں"بغیة الاریب فی احکام القبلة والمحاریب" نامی رسالہ تحریرفرمایا۔

علامہ بنوریؒ نے اپنی اس تالیف کی تدوین کے وقت ہندوستان کے متعدد مشہورکتب خانوں کے نادرمخطوطات اورنایاب وکمیاب مطبوعات کامطالعہ عرصہ تک جاری رکھا،حدیث،تفسیر،فقہ ولغت اورعلوم متفرقہ کی تقریباً۱۰۰گراں قدرکتابوں کواپنے مذکورہ رسالہ کامأخذقراردیا،اصولِ تعیینِ سمت قبلہ پرسیرحاصل کلام کیااوران تمام شکوک وشبہات کاعمدہ طورپرحل فرمایاجومسئلۂ استقبال قبلہ کے متعلق اب تک لوگوں کوپیش آئے۔یہ رسالہ۱۳۵۷ھ میں پہلی مرتبہ قاہرہ سے طبع ہوا،مجلس علمی ڈابھیل نے شائع کیا۔

پندرہویں صدی کے فقہاء

(۱)مولانا مفتی احمد اشرف راندیریؒ

(دارالعلوم اشرفیہ کے مہتمم)(م ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۹ء)

گجرات کی اہم علمی شخصیات میں مولانا مفتی احمد اشرف صاحبؒ کا شمار ہوتا ہے،آپ بیک وقت عالم،مفتی،مصنف اور صاحب نسبت عالم دین تھے۔ رنگون (برما)اور دارالعلوم اشرفیہ میں فتاویٰ نویسی کی بہترین خدمات انجام دیں، چھوٹے بڑے کئی رسائل مختلف موضوعات پر بزبان گجراتی تحریر فرمائے اور چھپوائے۔آپ کے فتاویٰ (گجراتی)''فتاویٰ اشرفیہ'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

(۲)حضرت مولانا مفتی احمد بیمات صاحبؒ

(م ۱۴۲۵ھ ۲۰۰۴ء) کرمالی،بھروچ

فتاویٰ نویسی کی مشق مفتی مہدی حسن صاحب شاہجہاں پوریؒ کی خدمت میں کی،چالیس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں،ڈابھیل اور ترکیسر میں تدریس کے ساتھ فتاویٰ نویسی کی خدمات انجام دیں۔(دہشت گرد اور اسلامی تعلیمات:۴)

(۳)مفتی ابراہیم سنجالوی صاحبؒ(م ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء)

جامعہ ڈابھیل کے فارغ تھے،افریقہ کے سرخیل علماء میں شمار تھا،زندگی کے آخری دم تک افتاء کی خدمت انجام دیتے رہے،لوگوں کو آپ کے فتاویٰ پر کافی اعتماد تھا۔(تاریخ جامعہ ۲۳۱)

(۴) مفتی عبدالغنی صاحب کاویؒ (م ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء) راندیر، سورت

دارالعلوم اشرفیہ راندیر میں درس و تدریس کے ساتھ فتاویٰ نویسی کی گراں قدر خدمات ۳۰ سال تک انجام دیں، آپ کے یہ فتاویٰ ماہنامہ وہوراویلفیر (گجراتی) میں شائع ہوتے تھے اور مقبول خاص و عام ہو چکے ہیں، آپ کے گجراتی فتاویٰ سے ایک جلد ''فتاویٰ عبدالغنی'' کے نام سے مطبوع ہے۔ (فضلائے جامعہ ۲۲۴)

(۵) مولانا مفتی اسماعیل واڈی والا صاحب راندیریؒ

(م ۱۴۲۸ھ ۲۰۰۷ء)

۵۱؍سال کی طویل تدریسی خدمات جامعہ حسینیہ میں انجام دیں، اسی دوران چالیس سال سے زیادہ عرصہ تک افتاء کی زریں خدمات انجام دیں۔

آپ کے فتاویٰ ہفتہ واراخبار ''امید'' میں شائع ہوتے تھے، فتاویٰ کا مجموعہ گجراتی زبان میں ''روضۃ الفتاویٰ'' کے نام سے دوجلدوں میں منظرعام پر آکر خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔

(۶) وقار سادات مفتیٔ گجرات حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری ثم راندیریؒ (۱۴۲۳ھ ۲۰۰۲ء)

حضرت مفتی صاحب کے فتاویٰ گجراتی ماہنامہ پیغام اورمجاہد میں کئی سال تک شائع ہوتے رہے، قدرداں احباب کی فرمائش پران کوکتابی شکل میں گجراتی و اردوزبان میں شائع کیا گیا، اردو میں دس جلدیں اور گجراتی میں پانچ جلدیں اور

انگریزی میں تین جلدیں منصۂ شہود پرآ کر مقبول عام وخاص ہیں۔ ہندو پاک کے فتاویٰ میں یہ خصوصیت صرف اور صرف ''فتاویٰ رحیمیہ'' کے حصہ میں آئی کہ وہ انگریزی، گجراتی اور اردو زبان میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی، ہندو پاک کا شاید ہی کوئی دارالافتاء ''فتاویٰ رحیمیہ'' سے خالی ہو، صاحب فتاویٰ کی حیات ہی میں اسے وہ قبولیت نصیب ہوئی کہ شاید و باید کسی اور فتاویٰ کے حصہ میں آئی ہو، بڑے بڑے علماء اور مفتیان کرام نے ''فتاویٰ رحیمیہ'' پر اپنی آراء کا اظہار فرمایا جو جلد اول کے شروع میں موجود ہیں۔ یہاں چند مؤقر مفتیان کرام کے آراء کے اقتباسات نقل کئے جاتے ہیں:

حضرت مفتی سید حسن مہدی صاحبؒ (صدر مفتی دارالعلوم دیوبند):

''بہت محنت اور کاوش سے جوابات دئے گئے ہیں، خصوصاً جوابات میں نقول معتبرہ کو پیش کیا گیا ہے، بعض مختصر جوابات پر بھی نظر ڈالی جو اپنی جگہ پر بالکل صحیح ہیں، جس کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ مجموعی حیثیت سے فتاویٰ رحیمیہ عوام ہی کے لئے نہیں بلکہ اہل علم کے لئے بھی بغیر محنت کے مفید ہے''۔

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمیؒ:

''ماشاء اللہ آپ نے بہت شرح وبسط اور تحقیق سے جوابات لکھے ہیں''۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحبؒ:

''حضرت کے فتاویٰ بڑے مدلل اور بڑے محققانہ اور مسلک حق کے صحیح ترجمان ہوتے ہیں''۔

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری دامت برکاتہم :

’’فتاویٰ رحیمیہ انمول ہیروں کا ہار ہے، گلہائے رنگارنگ کا نہایت حسین گلدستہ ہے، اس میں عام مسلمانوں ہی کے لیے سامان تسلی نہیں ہے، بلکہ دریائے علم وفن کے شناوروں کے لیے بھی غیر معمولی غذا ہے، ہر فتوی علم وتحقیق کی داد طلب کرتا ہے‘‘۔ (حیات عبدالرحیم، ۱/۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳)

(۷) مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی صاحب دیوبندیؒ (م۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء)

جامعہ ڈابھیل میں تدریس کے ساتھ افتاء کی ۵/سال خدمت انجام دی، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ تحریر فرماتے ہیں:

میں نے مولانا محمد الیاس صاحبؒ سے مفتی صاحبؒ کے بارے میں بلند الفاظ سنے تھے۔ فرماتے تھے کہ حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ (دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے مفتی اور مفتی عتیق الرحمٰن صاحبؒ کے والد ماجد) کو مفتی عتیق الرحمٰن صاحبؒ کی فقہی صلاحیت اور نظر پر بڑا اعتماد تھا اور وہ ان کے فقہی جوابات سے مطمئن ہوتے تھے، مجھے ان کا فقہ وافتاء کے علاوہ کسی اور چیز میں مشغول ہونا اچھا نہیں معلوم ہوتا، کہ ان کو اس فن سے خصوصی مناسبت اور امتیاز حاصل ہے۔ (پرانے چراغ ۳/۱۰۰)

مفتی عتیق الرحمٰن صاحبؒ کے بعض فتاویٰ پر امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے تائیدی دستخط ثبت ہیں، مفتی صاحب کے فتاویٰ جامعہ ڈابھیل میں محفوظ ہیں۔

تمت وبالفضل عمت